shariatkhuda.org

ضمیمہ 8c: بائبلی تہوار — کیوں آج ان میں سے کسی پر بھی عمل ممکن نہیں۔

یہ صفحہ ایک سلسلے کا حصہ ہے جو خدا کی اُن شریعتوں کا جائزہ لیتا ہے جن پر صرف اُس وقت عمل ممکن تھا جب یروشلیم میں ہیکل موجود تھی۔

- ضمیمہ 8a: خدا کی وہ شریعتیں جن کے لیے ہیکل ضروری ہے
- ضمیمہ 8b: قربانیاں — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8c: بائبلی تہوار — کیوں آج ان میں سے کسی پر بھی عمل ممکن نہیں (یہ صفحہ)
- ضمیمہ 8d: طہارت کے قوانین — کیوں ہیکل کے بغیر ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8e: عشر اور پہلوٹھی پیداوار — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8f: عشائے ربانی — یسوع کی آخری شام دراصل فسح تھی
- ضمیمہ 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضمیمہ 8h: ہیکل سے متعلق جزوی اور علامتی فرمانبرداری
- ضمیمہ 8i: صلیب اور ہیکل

مقدس تہوار — شریعت نے حقیقت میں کیا حکم دیا

سالانہ تہوار محض خوشی کی تقریبات یا ثقافتی اجتماعات نہیں تھے۔ وہ **قربانیوں**، **نذرانوں**، **پہلوٹھی پیداوار**، **عشر**، اور **طہارت کے تقاضوں** پر مبنی مقدس اجتماعات تھے، جنہیں خدا نے براہِ راست اُس ہیکل سے جوڑا تھا جسے اُس نے خود منتخب کیا (استثنا ۱۲:۵-۶؛ ۱۲:۱۱؛ ۱۶:۲؛ ۱۶:۵-۶)۔ ہر بڑا تہوار — فسح، عیدِ فطیر، ہفتوں کی عید، نرسنگوں کی عید، یومِ کفارہ، اور عیدِ خیمہ پوشی — عبادت کرنے والے سے یہ تقاضا کرتا تھا کہ وہ خداوند کے

حضور **اُسی جگہ حاضر ہو جسے خدا نے منتخب کیا**، نہ کہ کسی بھی ایسی جگہ جہاں لوگ چاہیں (استثنا ۱۶:۱۶-۱۷)۔

- فسح کے لیے ہیکل میں برّہ پیش کرنا لازم تھا (استثنا ۱۶:۵-۶)۔
- عیدِ فطیر کے لیے روزانہ آگ سے کی جانے والی قربانیاں ضروری تھیں (گنتی ۲۸:۱۷-۱۹)۔
- ہفتوں کی عید کے لیے پہلوٹھی پیداوار کی قربانیاں درکار تھیں (استثنا ۲۶:۱-۲؛ ۲۶:۹-۱۰)۔
- نرسنگوں کی عید کے لیے آگ سے کی جانے والی قربانیاں مقرر تھیں (گنتی ۲۹:۱-۶)۔
- یومِ کفارہ کے لیے قدس الاقداس میں کاہنی خدمت لازم تھی (احبار ۱۶:۲-۳۴)۔
- عیدِ خیمہ پوشی کے لیے روزانہ قربانیاں ضروری تھیں (گنتی ۲۹:۱۲-۳۸)۔
- آٹھویں دن کا اجتماع اسی تہواری سلسلے کے تحت اضافی قربانیوں کا تقاضا کرتا تھا (گنتی ۲۹:۳۵-۳۸)۔

خدا نے اِن تہواروں کو نہایت دقت کے ساتھ بیان کیا اور بار بار زور دیا کہ یہ **اُس کے مقرر کردہ اوقات** ہیں، جنہیں اُسی طرح منایا جانا ہے جیسے اُس نے حکم دیا (احبار ۲۳:۱-۲؛ ۲۳:۳۷-۳۸)۔ اِن عبادات کا کوئی بھی حصہ ذاتی تشریح، مقامی رسم، یا علامتی تبدیلی کے لیے نہیں چھوڑا گیا تھا۔ جگہ، قربانیاں، کاہن، اور نذرانے — سب حکم کا حصہ تھے۔

ماضی میں اسرائیل نے اِن احکام پر کیسے عمل کیا

جب ہیکل قائم تھی، اسرائیل نے تہواروں کو بالکل ویسے ہی منایا جیسے خدا نے حکم دیا تھا۔ لوگ مقررہ اوقات پر یروشلیم کا سفر کرتے تھے (استثنا ۱۶:۱۶-۱۷؛ لوقا ۲:۴۱-۴۲)۔ وہ اپنی قربانیاں کاہنوں کے پاس لاتے، جو انہیں قربان گاہ پر پیش کرتے تھے۔ وہ اُس جگہ خداوند کے حضور خوشی مناتے جسے اُس نے مقدس ٹھہرایا تھا (استثنا ۱۶:۱۱؛ نحمیاہ ۸:۱۴-۱۸)۔ حتیٰ کہ خود فسح — جو سب سے قدیم قومی تہوار تھا — مرکزی مقدس مقام کے قائم ہونے کے بعد گھروں میں نہیں منایا جا سکتا تھا۔ اسے **صرف** اُسی جگہ منایا جا سکتا تھا جہاں خداوند نے اپنا نام رکھا (استثنا ۱۶:۵-۶)۔

کلامِ مقدس یہ بھی دکھاتا ہے کہ جب اسرائیل نے تہواروں کو غلط طریقے سے منانے کی کوشش کی تو کیا ہوا۔ جب یربعام نے متبادل تہواری دن اور مقامات مقرر کیے، تو خدا نے اُس کے پورے نظام کو گناہ قرار دیا (۱ سلاطین ۱۲:۳۱-۳۳)۔ جب لوگوں نے ہیکل کو نظرانداز کیا یا ناپاکی کو برقرار رکھا، تو خود تہوار ناقابلِ قبول ہو گئے (۲ تواریخ ۳۰:۱۸-۲۰؛ اشعیا ۱:۱۱-۱۵)۔ نمونہ ہمیشہ ایک ہی رہا: **اطاعت کے لیے ہیکل ضروری تھی**، اور ہیکل کے بغیر اطاعت ممکن نہ تھی۔

آج اِن تہواری احکام پر عمل کیوں ممکن نہیں

ہیکل کی تباہی کے بعد، تہواروں کے لیے مقرر کردہ ڈھانچہ ختم ہو گیا۔ تہوار ختم نہیں ہوئے — شریعت نہیں بدلی — بلکہ **لازمی عناصر** ختم ہو گئے:

- نہ ہیکل
- نہ قربان گاہ
- نہ لاوی کاہنیت
- نہ قربانیوں کا نظام
- نہ پہلوٹھی پیداوار پیش کرنے کی مقررہ جگہ
- نہ فسح کے برّے کو پیش کرنے کی اجازت
- نہ یومِ کفارہ کے لیے قدس الاقداس
- نہ عیدِ خیمہ پوشی کے دوران روزانہ قربانیاں

چونکہ خدا نے تہواروں کی اطاعت کے لیے اِن عناصر کا تقاضا کیا تھا، اور چونکہ انہیں بدلا، ڈھالا یا علامتی نہیں بنایا جا سکتا، اس لیے **حقیقی اطاعت اب ناممکن ہے**۔ جیسا کہ موسیٰ نے خبردار کیا، فسح کو "کسی بھی شہر میں" پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی بلکہ صرف "اُسی جگہ پر جو خداوند منتخب کرے" (استثنا ۱۶:۵-۶)۔ وہ جگہ اب موجود نہیں۔

شریعت اب بھی موجود ہے۔ تہوار اب بھی موجود ہیں۔ لیکن **اطاعت کے ذرائع** ختم ہو چکے ہیں — خود خدا کے ہاتھوں (نوحہ ۲:۶-۷)۔

علامتی یا ایجاد کردہ تہواری عبادت کی غلطی

آج بہت سے لوگ علامتی نقل، جماعتی اجتماعات، یا بائبلی احکام کے سادہ نسخوں کے ذریعے "تہواروں کی تعظیم" کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

- برّے کے بغیر فسح کے کھانے منعقد کرنا
- قربانیوں کے بغیر "عیدِ خیمہ پوشی" منانا
- کاہن کو پہلوٹھی پیداوار پیش کیے بغیر "شاووعوت" منانا
- ایسی "نو چاند" کی عبادات ایجاد کرنا جن کا حکم تورات میں نہیں
- "مشقی تہوار" یا "نبوی تہوار" گھڑنا

اِن میں سے کوئی بھی عمل کلامِ مقدس میں نہیں پایا جاتا۔
نہ موسیٰ، نہ داؤد، نہ عزرا، نہ یسوع، اور نہ رسولوں نے ایسا کیا۔
یہ خدا کے دیے ہوئے احکام سے مطابقت نہیں رکھتے۔

خدا علامتی قربانیاں قبول نہیں کرتا (احبار ۱۰:۱-۳)۔
خدا "کہیں بھی" کی گئی عبادت قبول نہیں کرتا (استثنا ۱۲:۱۳-۱۴)۔
خدا انسانی تخیل سے بنائی گئی رسومات قبول نہیں کرتا (استثنا ۴:۲)۔

قربانیوں کے بغیر کوئی تہوار، بائبلی تہوار نہیں۔
ہیکل میں پیش کیے گئے برّے کے بغیر کوئی فسح، فسح نہیں۔
کاہنی خدمت کے بغیر کوئی "یومِ کفارہ"، اطاعت نہیں۔

ہیکل کے بغیر اِن احکام کی نقل وفاداری نہیں — بلکہ جسارت ہے۔

تہوار اُس ہیکل کے منتظر ہیں جسے صرف خدا بحال کرے گا

تورات اِن تہواروں کو **"نسل در نسل قائم رہنے والے قوانین"** کہتی ہے (احبار ۲۳:۱۴؛ ۲۳:۲۱؛ ۲۳:۳۱؛ ۲۳:۴۱)۔ شریعت، انبیا، یا اناجیل میں کہیں بھی اِس بیان کو منسوخ نہیں کیا گیا۔ خود یسوع نے تصدیق کی کہ شریعت کا ایک نقطہ بھی اُس وقت تک زائل نہ ہوگا جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں (متی ۵:۱۷-۱۸)۔ آسمان اور زمین اب بھی قائم ہیں؛ لہٰذا تہوار بھی قائم ہیں۔

لیکن آج ان پر عمل ممکن نہیں کیونکہ خدا نے ہٹا دیا ہے:

- جگہ
- قربان گاہ
- کاہنیت
- وہ قربانیوں کا نظام جو تہواروں کی بنیاد تھا

لہٰذا، جب تک خدا وہ چیز بحال نہ کرے جو اُس نے خود ہٹائی، ہم اِن احکام کی تعظیم اُن کی کامل حیثیت کو تسلیم کر کے کرتے ہیں — نہ کہ علامتی متبادل ایجاد کر کے۔ وفاداری کا مطلب خدا کے منصوبے کا احترام ہے، اُس میں ترمیم نہیں۔